غُلو وشدّت پسندی سے اجتناب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

غُلو وشدّت پسندی قرآن وحدیث کی رَوشنی میں

عزیزانِ محترم! غُلُو کا معنیٰ حد سے زیادہ مُبالَغہ کرنا، یعنی کسی کی تعریف وتعظیم، ادب واحترام میں حد سے گزر جانا، بہت زیادہ مُبالَغہ کرنا، عبادات ومُعاملات، بزرگانِ دِین، علمائے کِرام یا مقدّس مقامات کے ادب واحترام میں غیرحرام کو حرام، اور حرام کو حلال مان لینا، یا غیرِفرض کو فرض جاننا، اور کسی مخلوق کو خدا یا خدا کے مثل ماننا، یہ سب غُلُو وزیادتی ہے، اسی طرح گناہِ کبیرہ کے سبب مسلمان کو کافر قرار دینا، مسلم ریاست کو کُفرستان قرار دینا، اُن کی جان، مال، عزّت وآبرُو کو حلال جاننا، اُن کا اور اُن کے بیوی بچوں کا قتل جائز سمجھنا، انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی قرار دینا، مسلم ریاست میں اسلام وجہاد کے نام پر بم دھماکے کرنا بھی ظلمِ عظیم ہے، نصاریٰ میں سے کچھ لوگ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا

بیٹا کہتے، بعض خدا مانتے، بعض خدا کے مثل مانتے، جبکہ یہود اُن کی شان گھٹانے میں کوشاں رہتے، لہذا دونوں فریق غُلُو وشدّت پسندی کا شکار ہوئے، چنانچہ ہمیشہ کے لیے غُلو اور اِفراط وتفریط سے روکتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾[1] "اے کتاب والو! اپنے دِین میں زیادتی نہ کرو، اور اللہ پر جو بات کہو سچ کہو"، مفسّرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ: "غیرِ فرض کو فرض سمجھ لینا اور حلال کو حرام سمجھ لینا، نبیوں ولیوں کو خدا یا خدا کی طرح مان لینا، عالموں پیروں کو حرام وحلال کا مالک سمجھ لینا، دِین میں غُلُو ہے، ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو طَیّب وحلال چیزوں کو حرام جاننا تقویٰ، اور ترکِ دُنیا کو دِین سمجھ لیتے ہیں، حلال سے بچنے کا نہیں، بلکہ حرام سے بچنے کا نام تقویٰ ہے، بعض لوگ گوشت نہیں کھاتے، بعض بھنگ چرس پیتے ہیں، پھر بھی اپنے آپ کو پہنچا ہوا ولی سمجھتے ہیں، بعض اپنے پیروں مَولویوں کو حرام وحلال کا مالک جانتے ہیں؛ کہ جو اُن کے مَولویوں نے حرام کہہ دیا، اگرچہ اُس کی حُرمت پر کوئی شرعی دلیل نہ بھی ہو، تب بھی وہ اُسے حرام ہی کہتے ہیں، اور جو کفریات اُن کے بزرگوں کی زَبان وقلم سے نکل گئے اُن کو دُرست سمجھتے ہیں، یہ سب غُلو، زیادتی اور شدّت پسندی ہے"[2]۔

رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے بھی غُلُو کی مذمّت وممانَعت میں ارشاد فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ! فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ

---

(۱) پ٦، النسآء: ١٧١.

(۲) "تفسیرِ نعیمی" ٦/١٣٠ ملتقطاً بتصرّف۔

فِي الدِّيْنِ»(۱) "اے لوگو! دِین میں زیادت سے بچو؛ کیونکہ تم سے پہلی اُمّتیں دِین میں زیادتی ومبالغہ کے سبب ہلاک ہوئیں"، تو معلوم ہوا کہ غُلُو وزیادتی ہلاکت کا سبب ہے۔

سیرتِ النبی ﷺ میں غُلُو سے روکنے کے واقعات

برادرانِ اسلام! ہمارے پیارے نبئ کریم ﷺ ہمیشہ سختی وغُلُو والے کاموں سے بچ کر آسان واِعتدال کی راہ اختیار کرتے، دوسروں کو بھی یہی تعلیم وتربیت دیتے، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے: «مَا خُيِّرَ رَسُولُ الله ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْماً، فَإِنْ كَانَ إِثْماً كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ الله ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلاَّ أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ الله فَيَنْتَقِمَ لله بِهَا»(۲) "رسولُ اللہ ﷺ کو جب بھی دو۲ باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا، تو آپ ﷺ ہمیشہ اُن دو۲ میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ گناہ کی بات نہ ہو، اور اگر گناہ ہو تو وہ سب سے زیادہ اُس سے دُور رہا کرتے، رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے اِنتقام نہ لیتے، مگر جب اللہ تعالی کی حُرمت پامال ہوتے دیکھتے تو اللہ کے لیے اِنتقام لیا کرتے تھے"، اس حدیثِ پاک کی شرح میں محدثینِ کِرام فرماتے ہیں کہ: "دنیا کی باتوں میں سے جن دو۲ باتوں کا اختیار دیا جاتا، یا دُنیاوی مُعاملات میں کسی تنازع کے وقت جب دو۲ باتیں پیش کی جاتیں، اور دونوں میں کوئی گناہ نہ ہوتا، تو

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتابُ المناسك، ر: ۳۰۲۹، صـ۵۱٦.

(۲) "صَحيح البُخاري" كتابُ المناقب، بابُ صِفَةِ النَّبيّ ﷺ، ر: ۳۵٦۰، صـ۵۹۷.

اُسے اختیار فرماتے جو آسان ہوتی"[1]۔ لہٰذا ہمیں بھی غُلُو، زیادتی اور خواہ مخواہ مشکل پسند کاموں میں پڑنے کے بجائے آسانی واعتدال کو اپنانا چاہیے۔

غُلُو کی طرف لے جانے والے اسباب

میرے بزرگو ودوستو! غُلُو وشدّت پسندی کی طرف لے جانے والے اَسباب میں سے اپنے جاہل پیشواؤں کی غلط واَندھی پیروی، اُن کی محبت میں غیر شرعی کام کرنا، اور اپنی اِصلاح کے لیے علماء ومفتیانِ کِرام سے مسائل کا حل دریافت کرنے میں شرم وعار محسوس کرنا بھی داخل ہے، جبکہ اللہ رب العالمین نے علمائے کِرام سے علم حاصل کرنے اور ان سے مسائلِ شرعیہ کا حل پوچھنے پر بہت زور دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[2] "اگر تمہیں علم نہیں تو علم والوں سے رہنمائی حاصل کرو"، تو معلوم ہوا کہ اگر بندہ کسی بات سے ناواقف ہے تو علمائے کِرام سے مؤدّبانہ انداز میں پُوچھ لیا کرے؛ تاکہ ہر مُعاملے میں غُلُو، زیادتی اور شدّت پسندی سے بچ سکے، غُلُو وزیادتی کی طرف لے جانے والے اَسباب میں سے کم علمی، علمی مجالس ومحافلوں سے دُوری اور طلبِ علم سے دُوری بھی ہے، یاد رہے کہ جہالت دَر حقیقت گمراہی، بدعقیدگی، بگاڑ اور غُلُو وشدّت پسندی کا سبب ہے، جبکہ علم جہالت کی بیماری کا علاج ہے، لہٰذا بقدرِ ضرورت علم حاصل کرنا ہر ایک پر فرض ہے، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «طَلَبُ

---

(۱) "نزهۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتابُ المناقب، بابُ صِفَةِ النَّبِي ﷺ، ۷/۴۲۔

(۲) پ ١٤، النحل: ٤٣.

الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[1] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"، لہٰذا جو زندگی کے جس شعبے سے وابستہ ہو، اُس میں غُلو، شدّت پسندی، بے جا سختی اور گناہ وحرام سے بچنے کے لیے ضروری مُعلومات حاصل کرنا اُس پر لازم وفرض ہے۔

مَوجودہ مُعاشرے میں غُلو کی صورتیں

حضراتِ گرامی قدر! مَوجودہ مُعاشرے میں عبادات ومُعاملات، رسم ورواج، یا ایسی نذر ومنّت ماننا جو اپنی قدرت سے باہر ہو، بلاضرورت اپنے آپ کو اِیذاء دینا، جس چیز کا شریعت نے حکم نہیں دیا اسے عبادت سمجھنا غُلو وگناہ ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ سامنے ایک شخص کھڑا ہے، اس کے بارے میں حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ: یہ ابواسرائیل ہے، اس نے مَنّت مانی ہے؛ کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سایہ میں نہیں رہے گا، بات چیت بھی نہیں کرے گا، اور اسی حال میں روزہ رکھے گا، نبئ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ»[2] "اسے حکم دو کہ بات بھی کرے، سایہ میں بھی رہا کرے، بیٹھ جائے اور اس طرح اپنا روزہ مکمل کرے"۔

عبادات ومُعاملات میں غُلو یعنی حد سے تجاوُز، جو بے مقصد مشقّت کا باعث ہو، رُہبانیت یعنی اپنے آپ کو مُعاشرے سے بالکل الگ تھلگ کر لینا، ایسی بھُوک اختیار کرنا جو عقل وجسم کے لیے نقصان دہ اور عبادات کی ادائیگی میں رُکاوٹ ہو، کلام میں

---

(١) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، باب فضل العلماء والحث...، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

(٢) "صَحيحُ البخاري" كتابُ الْإيمان والنذُور، ر: ٦٧٠٤، صـ١١٥٧.

بے مقصد تکلّف، بلاسبب فصیح کلام کی کوشش؛ تاکہ لوگ مائل ہوں، یہ غُلو کہلاتا ہے، حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونَین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلى أُمَّتِيْ، كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمُ اللِّسَانِ»(۱) "مجھے اپنی امّت میں سب سے زیادہ خَوف ہر زبان دراز منافِق سے ہے"، اسی طرح بے کار کاموں میں غَور وخَوض، بے کار کلام وبحث ومباحثہ، سُنن ومستحبات کو فرائض یا واجبات کا درجہ دینا، نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں آسانی کے باوجود شِدّت اختیار کرنا، یہ سب غُلو کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کے لیے مشکلات کھڑی کرنا بھی ہے، جبکہ شریعتِ اسلام نے ایسے کام سے منع فرمایا ہے، آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»(۲) "حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔

فضولیات ولَغویات میں پڑنا، غُلو وشدّت پسندی مسلمان کا شیوہ نہیں، اس سے بچ کر اِعتِدال ومیانہ رَوی کی راہ اختیار کرنی چاہیے؛ تاکہ مُعاشرے میں غُلو کے بجائے آسانی، محبت واُلفت کی فضا قائم ہو، اسی طرح بُتوں اور کفّار سے متعلق نازل ہونے والی آیات کو نبیوں، ولیوں اور مسلمانوں پر چسپاں کرنا، صحابۂ کِرام کی توہین وتکذیب، اُمّہات المؤمنین کی شان میں لَب کُشائی، مسلمانوں کے عمومی طَور طریقوں کو غَلط ومثلِ کفّار کہنا، یہ سب بھی غُلو، زیادتی اور شدّت پسندی ہے، لہٰذا ہمیں ایسے کاموں

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند عمر بن الخطاب، ر: ۱۴۳، ۱/ ۵۷.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ، ر: ۱۰، صـ۵.

سے بچتے رہنا چاہیے؛ کہ غُلو وشدّت پسندی مذموم وممنوع اور ایک بیمار فکر وسوچ ہے، لہٰذا جتنا جلد ہوسکے اس مرض سے نَجات حاصل کی جائے۔

فَرد ومُعاشرہ پر غُلو وشدّت پسندی کے اَثرات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! یہ بات اَظہر من الشّمس ہے کہ فَرد کا مُعاشرہ سے ایک اَہم رشتہ ورَبط ہے، رَسم ورواج سماجی زندگی کی علامت اور مُعاشرے کے اِجتماعی پہلوؤں کا عکّاس ہوتے ہیں، مُعاشرے میں جہاں اچھائی پھیلتی اور اَثر کرتی ہے، وہیں غُلو، زیادتی وبے جاسختی اور برائیوں کا بھی اثر پڑتا ہے، فضول رُسومات، اِفراط وتفریط اور غُلو وشدّت پسندی مُعاشرے کے چہرے پر ایک بدنما داغ، بلکہ مُلک وقَوم کے تشخص کو بگاڑنے کا سبب اور ناپسندیدہ اعمال ہیں، مسلمان اپنے مُعاملات میں اگر اِعتِدال اختیار کرے، تو اس کی بدَولت زندگی خوشگوار وآسان ہوجاتی ہے، گناہوں سے، فضولیات، غُلو وشدّت پسندی سے اِجتِناب، عملِ صالح، اللہ تعالی کی تقسیم پر راضی رہنا اور صبر وشکر مسلمان کا شیوہ ہے، کہ اس کا ہر کام شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔

حضرت سیّدنا صُہیب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: «عَجَباً لأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ»[1] "بندۂ مؤمن کا مُعاملہ بڑا عجیب ہے! اِس کا کوئی کام خیر سے خالی نہیں، اور یہ چیز مؤمن کے سِوا کسی کو حاصل نہیں"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الزهد، باب الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ...، ر: ۷۵۰۰، صـ۱۲۹۵.

غُلُو وشدّت پسندی مشکلات، تکالیف اور ہلاکت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تین ۳ بار یہ فرمایا: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ»(۱) "غُلُو کرنے والے شدّت پسند ہلاک ہوں"۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ زَینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا طریقۂ عبادت

عزیز دوستو! صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم عبادات میں حددَرجہ کوشش کرتے، اُن کی سیرتِ طیّبہ میں ایک واقعہ یہ بھی ہے جسے حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان کیا، کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے تو ایک رَسّی دو ۲ سُتونوں کے درمیان بندھی ہوئی پائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَا هَذَا الحَبْلُ؟» "یہ رَسّی کیسی ہے؟" صحابہ نے عرض کی: یہ سیّدہ زَینب کی رَسّی ہے، کہ وہ جب تھک جاتی ہیں تو اِس رَسّی کے سہارے تہجد وغیرہ نماز میں کھڑی رہتی ہیں، نبیٔ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لاَ! حُلُّوهُ! لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فتَرَ فَلْيَقْعُدْ»(۲) "نہیں نہیں! اِسے کھول دو! تم میں سے ہر ایک چُست حالت میں نماز ادا کرے، اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے"، اس حدیثِ پاک میں بھی عبادات میں غُلُو سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اے اللہ! ہمیں غُلُو سے محفوظ فرما، بالخصوص دِینی مُعاملات میں اس کا کامل اہتمام کرنے کی توفیق مرحمت فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت

---

(۱) "صَحيح مُسلم" كتابُ العلم، بابُ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ، ر: ٦٧٨٤، صـ١١٦٢.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب التهجد، ر: ١١٥٠، صـ١٨٤.

کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، اور سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خيرِ خلقِه سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ وّعلى آله وصحبِه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.